



## سوال

(112) مومن کی آزمائش کے فائدے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ اپنے ان مومن بندوں پر جو کثرت سے اس کی عبادت بجالاتے ہیں۔ بیماریوں اور آزمائشوں کا کیوں بوجھ ڈالتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان اس زندگی کی آسائشوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے دو پہلو ہیں :

1- اعتراض کا پہلو اور 2- استرشاد (راہنمائی طلب کرنے) کا پہلو

اگر یہ سوال بطور اعتراض ہے تو یہ سائل کی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو ہماری عقلیں نہیں پاسکتیں۔ جیسا کہ روح کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَيَذُرُّكَ غَنِيًّا زَوْجَ قَلْبِ الزَّوْجِ مِنْ أَمْرِنِي وَمَا أَوْتَيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝ ۸۰ ... سورة الاسراء

"اور آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ میرے پروردگار کا ایک امر ہے اور تم لوگوں کو (بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے۔"

یہ روح جو ہمارے اپنے جسم میں ہے۔ جو ہمارا مادہ حیات ہے۔ ہم اس کو نہیں جانتے تمام دانشور فلسفی اور منطک و حکیم اس کی تحدید و کیفیت سے عاجز و در ماندہ ہیں۔ یہ روح جو مخلوقات میں ہمارے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس کے بارے میں جب ہم صرف یہی جانتے ہیں۔ جو کتاب و سنت میں مذکور ہوا ہے۔ تو دیگر مخلوقات کے بارے میں جو ہمارا علم ہے۔ وہ کس قدر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود لگائیجئے؟ اللہ تعالیٰ اسب سے بڑا حاکم سب سے عظیم سب سے جلیل اور سب سے بڑی قدرت والا ہے۔ ہم پر فرض ہے۔ کہ اس کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ اس کی کوئی و قدری قضاء کو سر بسر تسلیم کر لیں کیونکہ ہم اس کی حکمتوں اور مصلحتوں کے ادراک سے عاجز و قاصر ہیں لہذا اس پہلو سے اس سوال کے جواب میں ہم صرف یہ کہیں گے۔ کہ اس میں جو حکمتیں اور مصلحتیں ہیں ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ جو بہت علم والا بہت حکمت والا بہت قدرت والا اور بے حد و حساب عظمت والا ہے۔

اس سوال کے دوسرے پہلو۔۔۔ راہنمائی۔۔۔ کے اعتبار سے اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ مومن کی آزمائش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جس آزمائش سے مسلمان کو تکلیف



ہو۔ اس کے دو بڑے فائدے ہیں۔ 1۔ ایک تو اس آدمی کے ایمان کی آزمائش ہوتی ہے کہ اس کا ایمان سچا ہے یا متزلزل ہے؟ صادق الایمان مومن اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کا طالب ہوتا ہے اور اس سے اس کے لئے آزمائش آسان ہو جاتی ہے۔ ایک عابدہ خاتون کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی انگلی کٹ گئی یا زخمی ہو گئی لیکن اس نے کسی تکلیف یا جرح فرغ کا اظہار نہ کیا جب اس سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ "اس تکلیف پر اجر کی حلاوت نے اس پر صبر کی تلخی کو بھلا دیا۔"

مومن چونکہ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے۔ لہذا وہ اس کے فیصلوں کے سامنے سراطاعت خم کر دیتا ہے۔

اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صابر بندوں کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ وہ انہیں بغیر حساب کے اجر و ثواب سے نوازے گا۔ صبر وہ بلند بالا مرتبہ ہے جسے صرف صبر کرنے والا ہی حاصل کر سکتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی اس لئے بھی آزمائش کرتا ہے۔ تاکہ وہ صابریں کے درجے کے پالیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو ایمان تقویٰ اور خشیت کے سب سے عظیم مرتبہ پر فائز تھے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا اور بوقت نزع بھی آپ ﷺ کو بہت تکلیف ہوئی اور یہ سب اس لئے تھا کہ آپ کا مرتبہ صبر مکمل ہو جائے کیونکہ آپ تمام صابریں کے سردار اور ان سے بڑھ کر صبر کا مظاہرہ فرمانے والے تھے۔ اس سے آپ کے سامنے وہ حکمت واضح ہو جاتی ہے۔ جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی آزمائش فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نافرمانوں، فاسقوں، فاجروں اور کافروں کو جو بے پناہ صحت و عافیت اور رزق سے نوازتا ہے۔ تو یہ اس کی طرف سے استدراج ہے نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے :-

ان الدنيا بمن المومن وبعده الكافر (صحیح مسلم)

”دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔“

کافروں کو یہ نعمتیں اس لئے ملتی ہیں۔ تاکہ ان کے حصے کی تمام نعمتیں انہیں جلدی سے دنیا ہی میں دے دی جائیں اور روز آخرت ان کے حصے میں عذاب الہی کے سوا اور کچھ نہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ لِيَوْمِهِمْ أَنْ يَنْصَبُوا فِيهَا عُثْمَ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ... سورة الاحقاف ۲۰

”اور جس دن کافر آگ کے سامنے کیے جائیں گے۔ (تو کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں لذتیں حاصل کر چکے اور ان سے متمتع ہو چکے ہو آج تم کو ذلت کا عذاب ہے (یہ اس کی سزا ہے) کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے۔ اور اس کی بد کرداری کرتے تھے۔“

حاصل کلام یہ کہ یہ دنیا کافروں کے لئے ہے۔ لیکن ان کے ساتھ استدراج کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس دنیا نے آسائش سے آخرت کی طرف منتقل ہوں گے۔ تو وہاں عذاب الہی ان کے انتظار میں ہوگا۔ العیاذ باللہ۔ اور یقیناً وہ عذاب انہیں بہت سخت محسوس ہوگا۔ کیونکہ ایک طرف تو اس میں عبرت اور سزا کا پہلو ہوگا تو دوسری طرف دنیا کی نعمتوں اور آسائشوں سے محرومی کا احساس!

مومن کی دنیا میں آزمائش کا مذکورہ بالا دو فائدوں کے ساتھ ایک تیسرا فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مومن اس دنیا سے بہتر گھر کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یعنی وہ دکھوں اور مصیبتوں کے گھر سے خوشیوں اور مسرتوں کے گھوارے کی طرف جاتا ہے۔ تو اس کی خوشی و چند ہو جاتی ہے۔ اس کے آلام و مصائب کا دور ختم ہو جاتا اور ابدی و سرمدی نعمتوں اور کامرانیوں کے دور کا آغاز ہو جاتا ہے۔

حدیثاً عندی واللہ اعلم بالصواب



## فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم